قائد بلتستان علامہ شیخ غلام محمد الغروی

<"xml encoding="UTF-8?>

قائد بلتستان علامہ شیخ غلام محمد الغروی کی مختصر سوانح حیات

عالم مبارز و مجاہد حجت الاسلام علامہ شیخ غلام محمد الغروی کی شخصیت ہمہ جہت تھی اور انہوں نے گلگت بلتستان میں قیادت کا حق ادا کیا۔ انہوں نے قضاوت، عدالت، سیاست اور عوامی خدمت کی وہ تاریخ رقم کی ہے جسکی شاید ہی کوئی مثال ملے۔

نام : غلام محمد

والد کا نام:حاجی محمد ہاشم

دادا کا نام : غلام محمد

جائے پیدائش:پاری کھرمنگ

تاریخ پیدائش:۱۳۴۲ھ

تاریخ وفات :۱۴۱۰ھ

عمر : ۷۸ سال

ابتدائی تعلیم:پرائمری پاس (کارگل سے)

ابتدائی دینی تعلیم : آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کیا

گیارہ سال کی عمر میں والد مرحوم نے دینی تعلیم حاصل کرانے کی غرض سے کرگل کی جائیداد فروخت کرا کر عرق لے گئے۔

پانچ سال تک کربلائے معلی میں تعلیم حاصل کی اور چھ سال نجف اشرف میں .۲۲ سال کی عمر میں واپس کرگل آئے .

شیخ غلام محمد کی خداداد صلاحیت نے بہت جلد شہرت پائی اس بنیاد پر کئی لوگوں کی طرف سے رشتہ کی خواھش کی گئی لیکن آپ نے یکسر نفی میں جواب دیا.آپ کی شخصیت کا پرچار ان ایام میں کرگل میں بھی بہت ہوا چنانچہ میر واعظ کرگل حاجی غلام حیدر کی حج و زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے دوران آپ سے ملاقات ہوئی میر واعظ اپنی بیٹی کا رشتہ دینے پر راضی ہوئے.واپس آکر میر واعظ نے نکاح نامہ عراق بھیج دیا اور اس وقت کے مجتھد عالم سید ابو الحسن اصفھانی نے صیغہ نکاح جاری کیا.واپسی پر شاد ی ہوئی.

عراق سے واپس آکر آپ نے کھرمنگ اور علاقہ کی تمام جگھوں کا تفصیلی دورہ کیا.

جب شیخ صاحب تبلیغ کے سلسلے میں کھرمنگ پھنچے تو آخوند اصغر (جو اس وقت کے بھت مشھور عالم و ذاکر تھے) سے ملاقات ہوئی تو آپ نے بتایا کہ اخوند صاحب! آپ کےعلاقہ میں بھت جلد ایک بڑا عالم آنے والا ھے کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اسی کے مطابق میں نے اس عالم کا لکھا ھوا ایک سوال نامہ پڑھنے کا موقع ملا تو مجھےیقین ھوگیا کہ یھی شخص ھے لھذا تم لوگوں‌کو مبارک ھو کہ تم لوگ خوش قسمت ہو.

جب شیخ غلام محمد صاحب عراق سے واپس آکر کھرمنگ پھنچے تو آخوند اصغر نے کھا شیخ ناصر الاسلام کی

پیشنگوئی درست نکلی جو صفات انھوں نے بتائی تھیں وہ تمام صفات اس عالم میں موجود ھیں.
چونکه قبلہ شیخ صاحب کو شروع سے ہی گٹھنے کی تکلیف تھی لھذا آپ کے ہم درس شیخ علی محمد (عرف آخوند غلو) نے چھوترون لے جانے کی غرض سے لایا .کچھ دن گول میں رھنے کا اتفاق ہوا جھاں آپ نے مجالس بھی پڑھیں تو لوگ آپ کے بڑے معتقد ہوئے پھر سکردو آئے اورآخوند غلام مھدی کربلائی کے ہاں قیام کیا.محرم کا مہینہ تھا ان دنوں راجہ محل سکردو (کھر)میں مجالس عزا منعقد ہوا کرتی تھیں.اخوند صاحب شیخ صاحب کو بھی ساتھ لے گئے .آپ کو چھوٹی عمر میں عالمانہ لباس میں دیکھ کرسب کو تعجب ہوا . راجہ محمد علی شاہ نے اخوند سے پوچھا کہ یہ شیخ صاحب بھی کچھ پڑھنے والا بھی ہے یا نہیں؟جب آپ سے مجلس پڑھوائی گئی تو آپ نے گزرے ہوئے ظالم بادشاہوں اور جاگیرداروں کے عیش و نوش اور ان کے مظالم کا تذکرہ کرنے کے بعد ان کے انجام کو بیان کرتے ہوئے کہاکہ کھاںگئے وہ بڑے بڑے دولتمند،بادشاہ، مستکبرین !؟ کہاں گئے، ان کےمحل !؟ جبکہ ا س مجلس میں بازار سکمیدان کے بڑے بڑے رؤساء موجود تھے.اس تقریر سے لوگوں پر ان کا رعب طاری ہوا اور بهت متاثر ہوئے ، راجہ کی طرف سے بھی آپ کو پذیرائی ملی. اس کے بعد آپ واپس گول تشریف لے گئے جھاں آپ ایک مدت تک درس و تدریس میں مشغول رہے.
آپ کی خداداد صلاحیت اور تقوی کی پورے بلتستان میں شہرت عام ہوئی چنانچه یولتر کے کچھ رؤسا نےآپ کو سکردو آنے کی دعوت دی اس سلسلہ میں سکمیدان کے رؤسا نے بھي تعاون کیا.سکردو آکر کچھ عرصہ نیانیور میں رہے پھر عوام نے کشمراہ میں مکان بنوا کر دیالیکن آپ نے وہ ہبہ شدہ زمین اور جائیداد لوگوں کو واپس کر دی اور اپنا الگ مکان بنوا کر منتقل ہوئے.جھاں تمام امیر و غریب،یتیم و مسکین اور بیوہ کے لئے بغیر تفریق کے عدالت کا دروازہ کھلا رہتا تھا ،جھاں سے انصاف ملا کرتا تھا.چاہے کتنا امیر،بڑا آفیسر اور وزیر ہی کیوں نہ ہو آپ کے ساتھ فرش پر بیٹھنے پر مجبور تھے.
آپ ذاتی طور پر کسی کے محتاج نہیں تھے.اپنی آسائش و آرام کے لئے نہ سوچا، جب بھی سوچا تو اپنی قوم اور ملت کے لئے سوچا.بار بار فرمایا کرتے تھے که اس قوم کو تقدیر کیسے بدلا جائے.جھاں بھی اظھار خیال کا موقع ملتا تو ان کے الفاظ میں قومی ترقی فلاح و بھبود ہی ہوتی تھی.اپنی ذات کے لئے بھی کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکے.اگر چہ بہت سارے مخیر حضرات نے آپ کی فقیرانہ زندگی بدلنے کی کوشش کی اور آپ چاھتے تو شاید دوسرے عیاش لوگوں کی طرح آپ بھی کروڑوں کے مالک ہوتے لیکن آپ نے ان تمام سھولیات کو ٹھوکر مار دی اور عیش و آرام کی بجائے اپنی درویشانہ زندگی کو ترجیح دی.1971 میں اس وقت کے پولیٹکل ایجنٹ محبت خان کی شیطانی حرکتوں کی آپ نے کھل کر مخالفت کی جس پر آپ کو خاموش کرنے کےلئے رات کی تاریکی میں گندم اور چینی سے لدھي ایک گاڑی اور ساتھ میں پچاس ھزار روپیه کے چیک کے ساتھ اس وقت کے ایگزیکٹیو انجینئر کو آپ کے گھر پھنچایا تو آپ نے چیک وھیں پر پھاڑدیااور گندم اور چینی کو قبول کرنے سے انکار کردیا.
آپ ھمیشه محتاجوں اور بے خانماؤں کی داد رسی اور مقصد بر آوری کے لئے کمر باندھ کر پھرتے رہے لیکن کبھی بھي اپنے بیٹوں اور پوتوں یا گھر والوں کے لئے ایک لفظ تک کسی کو نہیں کھا تھا.